غزل ۔ (احسان دانش)

کیا چاہتے ہو

دوستو شاعرِ نادار سے کیا چاہتے ہو
رنگ و نکہت کے گرفتار سے کیا چاہتے ہو

ہے مری وقت کے خاموش تقاضوں پہ نظر
اس سے بڑھ کر مرے اشعار سے کیا چاہتے ہو

کیا یہ کچھ کم ہے کہ ہوتی ہے مساجد سے اذاں
اور اس دورِ زبوں کار سے کیا چاہتے ہو

حسن کے شوخ فسانے مرے امکاں میں نہیں
آدمیت کے عزادار سے کیا چاہتے ہو

شکر کی جا ہے کہ ناموس حرم ہے محفوظ
اور گرتی ہوئی دیوار سے کیا چاہتے ہو

یہ غنیمت ہے سسکتے ہیں ابھی چند چراغ
بند ہوتے ہوئے بازار سے کیا چاہتے ہو

طالبانِ گل و لالہ یہ کبھی سوچا ہے
کار گاہِ رسن و دار سے کیا چاہتے ہو

راستے گم ہیں، جرس گم ہے، منزل روپوش
اور اب قافلہ سالار سے کیا چاہتے ہو

میرے افلاس نے کھائی نہیں دولت سے شکست
اور اس ملک کے فنکار سے کیا چاہتے ہو

مذکورہ بالا غزل شاعر، ادیب، نثرنگار و ماہرلسانیات جنابِ احسان دانش مرحوم کی برسی ۲۲ مارچ ۲۰۱۹ کی مناسبت سے ارسال کی گئی ہے۔

ماخذ: فصلِ سلاسل (احسان دانش)

انتخاب از: محمد شاذان دانش

رابطہ: shazandanish@gmail.com